اس نے اوروں کو بچایا اپنے تیئں نہیں بچا سکتا

ایک خونی کا قصہ

جنوبی روس کے کاکیمس پہاڑ کے علاقہ میں دو یتیم نوجوان رہتے تھے۔ ان میں بڑا خدا پرست اور نیک چال چلن کا تھا۔ اس نے اس بات کو محسوس کیا کہ میرے چھوٹے بھائی کی تربیت کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ اس نے ارادہ کیا کہ میں اپنے چھوٹے بھائی کی زندگی کو ایک بہترین زندگی بناؤں گا۔ لیکن اس کا چھوٹا بھائی مختلف خصلت کا تھا۔ بھائی کی خدا پرست زندگی اسے بہت بد مزہ معلوم ہوتی تھی اور وہ اپنے بڑے بھائی کی نصیحتوں اور کوششوں سے اکتا گیا تھا۔ اکثر سکول سے بھاگ جاتا تھا۔ اور پتنگ اڑانے اور جوا کھیلنے میں گھنٹوں مگن رہتا تھا۔ پھر بڑے بھائی نے کوشش کی کہ اسے کوئی پیشہ سکھایا جائے لیکن یہ بھی لاحاصل۔ غرض چھوٹے بھائی کا چال چلن بگڑتا چلا گیا، یہاں تک کہ وہ شرابی جوئے باز اور چور بن گیا۔ اس کے یار دوست اسے بہت دفعہ آدھی رات کو نشہ کی حالت میں گھر پہنچایا کرتے تھے۔ بڑے بھائی نے بہت سمجھایا۔ بہت دھمکیاں دیں۔ بہت دعا کی اور رو رو کر اس کی منت بھی کہ "اے بھائی تو کیوں میری اور اپنی زندگی کا نقصان کر رہا ہے؟ لیکن جتنا زیادہ وہ اسے سمجھاتا تھا وہ اتنا ہی زیادہ بگڑتا چلا جاتا تھا۔

ایک رات کو بڑا بھائی سو رہا تھا کہ دروازے پر کچھ شور ہوا۔ جب دروازہ کھولنے گیا تو چھوٹا بھائی اندر گھس آیا۔ سرتا پا خون آلودہ۔ کپڑے، ہاتھ اور منہ خون سے لال۔ تھرتھراتا ہوا اپنے بھائی سے کہنے لگا۔" مجھے جلد کہیں چھپادے۔ میں نے ابھی ایک شخص کو شراب خانہ میں مار ڈالا ہے اور پولیس میرا پیچھا کر رہی ہے۔" بڑے بھائی نے کہا" یہاں چھپنے کی جگہ کہاں؟ خیر اندر آؤ، منہ ہاتھ صاف کرو اور خون آلودہ کپڑے اتار دو۔" یہ کہہ کر اس نے دروازہ بند کرلیا اور پھر اپنے کپڑے بھی اتار دیئے۔ جب چھوٹا بھائی منہ ہاتھ دھو چکا تھا تو بڑے بھائی نے اپنے صاف کپڑے اسے پہنا دیئے اور اس کے خون آلودہ کپڑے خود پہن لئے۔

دروازہ پر پھر شور ہونے لگا۔ اپنے چھوٹے بھائی کو ایک الماری میں بند کر کے وہ دروازہ کھولنے گیا تو پولیس کے سپاہی اندر گھس آئے اور اس کو گرفتار کر کے کہنے لگے" خونی! خونی! اس کے کپڑوں کو دیکھو۔" یہ کہہ کر اسے گرفتار کرلیا اور جیل خانہ میں لے جا کر نظر بند کر دیا۔

صبح کو عدالت میں اسے حاضر کیا گیا۔ مجسٹریٹ نے پوچھا کہ" تم نے کیا کیا ہے؟ اس نے کہا" حضور، میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ اس جرم کے لئے میں پھانسی دیا جاؤں گا۔" اچھا اپنا بیان دو۔" حضور، اور کچھ نہیں کہنا چاہتا۔" بہت کوشش کی گئی کہ وہ بالتفصیل بیان کرے لیکن بے سود، آخر مجسٹریٹ نے مجبور ہو کر پھانسی کا حکم دے دیا اور سپاہی اسے قید خانے میں لے گئے۔

پھانسی ملنے سے ایک دن پہلے شام کے وقت بڑے بھائی نے پہرے والے سے کہا" داروغہ صاحب سے یہ کہہ دینا کہ میں ان سے تھوڑی دیر کے لئے ملنا چاہتا ہوں۔" جب داروغہ صاحب آئے تو اس نے کہا" داروغہ صاحب، میری آخری درخواست ہے کہ مجھے اپنے چھوٹے بھائی کو خط لکھنے کی اجازت دی جائے اور اس خط کو میرے چھوٹے بھائی کے سوا اور کوئی نہ کھولے۔ امید ہے کہ آپ میری اس درخواست کو منظور فرمائیں گے۔"

درخواست منظور ہوئی اور قیدی نے خط لکھ کر پہرے والے کے ہاتھ داروغہ کے پاس بھیج دی۔ اس نے خط لے کر میز پر رکھ دیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ قیدی اپنے چھوٹے بھائی کے خون آلودہ کپڑے پہن کر پھانسی پر چڑھ گیا اور اپنی جان دے دی۔ اس طرح اس نے بھائی کو بچایا لیکن اپنے تیئں نہ بچا سکا۔

اِدھر اس کا خط چپراسی کے ہاتھ اس کے چھوٹے بھائی کو بھیج دیا گیا۔ جب اس نے خط دیکھا تو فوراً اپنے بھائی کے دستخط پہچان لئے اور لفافہ کھول کر پڑھنے لگا۔

"میرے عزیز چھوٹے بھائی!

کل صبح میں تمہارے خون آلودہ کپڑے پہنے تمہارے عوض اپنی جان دوں گا۔ لیکن میں بڑی خوشی اور محبت سے اپنے آپ کو قربان کررہا ہوں۔ کیونکہ مجھے کامل امید ہے کہ تم میرے انصاف اور بے داغ کپڑے پہن کر ایسی زندگی بسر کروگے جس سے میرے خاندان اورمیرے نام کی عزت ہوگی اور میری اس محبت کی یاد میں تم اپنے گناہوں کو ترک کردوگے۔

تمہارا بھائی۔"

خط پڑھتے ہی چھوٹے بھائی کے دل پر اتنا اثرا ہوا کہ وہ منہ کے بل گر پڑا اور زار زار رونے لگا۔ پھر دوڑ کر جیل خانہ کی طرف گیا اور اپنے بھائی کا خط داروغہ صاحب کو دکھا کرکہنے لگا " افسوس ، افسوس کہ میں اپنے بڑے بھائی کی موت کا باعث ہوا۔ میں بھی کیوں نہ پھانسی دیا جاؤں۔ میں ہر گز زندہ رہنے کا حقدار نہیں۔" غرض چھوٹے بھائی کو بھی مجسٹریٹ کے سامنے عدالت میں حاضر کیا گیا اور اس نے ساری واردات کہہ سنائی۔ مجسٹریٹ نے حاکم بالا سے مشورہ کرکے یہ فیصلہ سنایا کہ " بڑے بھائی کی عجیب وغریب اور پر محبت قربانی کی تحسین وآفرین کرتے ہوئے ہمارا یہی فیصلہ ہے کہ اگر یہ نوجوان اپنے بھائی کی محبت اور قربانی کو یاد رکھتے ہوئے آئندہ اپنی زندگی کو سدھارے اور نیک چال چلن اختیار کرے تو ہم سزا کا فتویٰ نہیں دیتے۔"

چھوٹے بھائی نے رورو کرکہا " جج صاحب ،میں کیسے دوبارہ ان گناہوں کی طرف مائل ہوسکتا ہوں جن کے سبب سے میرے عزیز بھائی نے اپنی جان میرے بدلے قربان کردی؟" اس کے جان پہچان یہ کہتے ہیں کہ اسی دن سے اس کا چال چلن بالکل تبدیل ہوگیا اور ایسی بے عیب اور پاک زندگی بسر کرنے لگا کہ نیکی ، دیانت داری ، شرافت اور خدا پرستی میں اپنے بھائی پر بھی سبقت لے گیا۔

بڑے بھائی نے چھوٹے کو بچایا، اپنے تیئں نہ بچاسکا۔ قارئین کرام!

اس بڑے بھائی کی مانند ہمارے منجی آقا ومولا سیدنا عیسیٰ مسیح نے ہمارے گناہوں کے لئے صلیب پر اپنی جان دی ۔ چھوٹے بھائی کی طرح ہمیں بھی گناہ کی سزا کی نسبت تعلیم دی گئی ہے ۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں بڑی صفائی سے بتایا ہے کہ گناہ کی مزدوری موت ہے اور کہ اس کی سزا نہایت ہولناک ہے ۔ لیکن ان باتوں کے سمجھانے سے ہم نہیں سمجھتے اور نہ ہی اپنا چال چلن درست کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم اپنی اور دوسروں کی زندگی کو گناہ کی زنجیروں سے جکڑ کر جہنم کے لائق ٹھہرتے ہیں۔ ہم دھوکہ دے کر سچائی کا خون کرتے ہیں، ناپاکی کے فعلوں سے پاکیزگی کا ستیاناس ، بدی کرکے نیکی کو برباد اور بے انصافی اوررشوت سے انصاف کا خون کردیتے ہیں۔ عزیز قارئین ، کیا نیکی ، انصاف ، پاکیزگی اور سچائی کا خون کوئی چھوٹی سی بات ہے ؟ اس قسم کے خون کی سزا خدا تعالیٰ بہت خوفناک صورت میں بیان کرتا ہے۔ ہم گنہگار سچائی ، پاکیزگی اور محبت کے خونی ثابت ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے ہم پر سزا کا حکم ہوچکا ہے۔ لیکن تو بھی ہمارا رب ہماری موت اور ہلاکت سے خوش نہیں۔ اس لئے وہ چاہتا ہے کہ گناہ کی سزا سے ہمیں بچائے اورمعافی بخشے۔

لیکن معافی بخشنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ مجرم کی سزا خود نہ اٹھائے۔ جو انسان کے گناہوں کو معاف کرنا چاہے ، ضرور ہے کہ وہ ان کے گناہوں کا بدلہ خود دے ، کیونکہ جو اوروں کو بچاتا ہے خود اس دکھ اور تکلیف سے نہیں بچ سکتا ۔ جب سیدنا عیسیٰ مسیح جانکنی کی حالت میں صلیب پرلٹکے ہوئے تھے تو ان کے ستانے والے انہیں ٹھٹھوں میں اڑاتے ہوئے کہنے لگے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے محبوب ہو توصلیب پر سے اتر آؤ ہم بھی ایمان لائیں۔ پھر سر ہلا ہلا کرکہنے لگے ۔" اس نے اوروں کو بچایا۔ اپنے تیئں نہیں بچاسکتا۔" کیا خوب کہا! آپ کے دشمن نہیں جانتے تھے کہ انہی الفاظ پر انجیل کی حقیقت کا دارومدار ہے۔ یہ نہ جانتے تھے کہ سینکڑوں عیسائی تبلیغ دین سیدنا عیسیٰ مسیح کی محبت کا ذکر کرتے ہوئے تبلیغ

کریں گے کہ " اس نے اوروں کو بچایا اپنے تیئں نہیں بچا سکا - " معاف کرنے کا حق وہی حاصل کرسکتا ہے جو مجرم کے عوض عدل کے تقاضے کو پورا کرے - سیدنا عیسیٰ کو یہ حق اس لئے حاصل ہے کہ آپ نے اپنی جان گنہگار کے عوض قربان کردی- آپ نے گنہگار کو معافی بخشنے کا اقتدار و حق صلیبی موت سے حاصل کیا- چنانچہ صلیب پر اپنے دشمنوں کے لئے دعا خیریوں کی کہ " اے رب ان کو معاف فرمادیجئے کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں - "

کیا معافی کا امیدوار اور معافی دینے والا دونوں جرم کی سزا سے بچ سکتے ہیں ؟ اگر میں کسی سے معافی چاہوں تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ میں نے اس کا کچھ نقصان کیا ہے اور اس نقصان سے بری ہونا چاہتا ہوں- اگر وہ اس بات کا بیڑا اٹھائے کہ مجھے بخشوادے تو وہی کرسکتا ہے جو نقصان کو پورا کردے یا اس کو آپ برداشت کرنا منظور کرے - معاف کرنے والا معافی کا امیدوار دونوں نہیں بچ سکتے - یہ مسلم امر ہے کہ ----- جو اوروں کو معاف کرتا ہے اور ان کو بچاتا ہے وہ آپ نہیں بچ سکتا- سیدنا عیسیٰ مسیح خود نہ بچ سکے- کیونکہ دوسروں کو بچانے کے حق دار ہونا چاہتے تھے- چنانچہ صلیبی موت سے انہوں نے گریز نہ کیا بلکہ پکار کرکہا کہ ان میرے قتل کرنے والوں کو معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں- فی الواقع اس نے اوروں کو بچایا لیکن اپنے تیئں نہ بچانا چاہا-(انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع 23 آیت 35)-

چنانچہ عدالت الہیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ جو کوئی سیدنا عیسیٰ کو اس عجیب وغریب محبت اور قربانی پر ایمان لائے اور پروردگار کی طرف رجوع کرکے اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرے وہ معافی پائیگا- کیونکہ لکھا ہے کہ " جب ہم کمزور ہی تھے تو عین وقت پر سیدنا عیسیٰ بے دینوں کی خاطر مرے - کسی دیانتدار کی خاطر بھی مشکل سے اپنی جان دیگا- مگر شاید کسی نیک آدمی کے لئے کوئی اپنی جان تک دے دینے کی جرات کرے- لیکن باری تعالیٰ اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو سیدنا عیسیٰ ہماری خاطر مرے - پس جب ہم اس کے خون کے باعث اب سچے ٹھہرے تو اس کے وسیلہ سے غضب الہیٰ سے ضرور ہی بچیں گے-" (انجیل شریف خطِ اہل رومیوں رکوع 5 آیت 8)-

اگر آپ ان باتوں کی نسبت مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں تو انجیل شریف کو پڑھیے ان کی تعلیم سے بہت سے لوگوں کو زندگی پر نمایاں اثر ہوا ہے- اس لئے ہمیں یقین ہے کہ اگرآپ بھی اپنی گنہگاری کی حالت کی تسلیم کرتے ہوئے اسکا مطالعہ کریں تو حقیقی معافی حاصل کرسکیں گے-

اگرآپ گناہوں کی معافی حاصل کرنا چاہیں توآج ہی گھٹنے ٹیک کر یہ دعا کریں " اے پروردگار، میں آپ کا بڑا گنہگار ونالائق بندہ ہوں- میں نے گناہ کرکے نیکی کا خون کیا اور ناپاکی کو دل میں جگہ دے کرآپ کے پاک اور پوتر روح کو غصہ دلایا اور آپ کو بہت رنجیدہ کیا- اس میں شک نہیں کہ میں سزا کے لائق ہوں- لیکن آج میں نے سیدنا عیسیٰ مسیح کی عجیب محبت کا ذکر پڑھا ہے اور ایمان لاتا ہوں کہ وہ میرے گناہوں کی خاطر قربان ہوئے - میں آپ کے پاس آتا ہوں - آپ سیدنا عیسیٰ کے نام کی خاطر مجھے معاف فرمادیجئے اور ان کے خون سے میرے دل کو دھوڈالیں اور گناہ کی غلامی سے رہائی بخشیں- میں سیدنا عیسیٰ مسیح کے نام سے یہ دعا کرتا ہوں آمین-

جب ہم نے اسی طرح سنجیدگی سے دعا کی اور خدا کو پکارا تو آپ نے ہماری سنی خدا تعالیٰ آپ کی بھی سنے اور رہنمائی کرے-